AL-AẒVĀ الاضواء
ISSN 2415-0444; E- ISSN 1995-7904
Volume 34, Issue, 52, 2019
Published by Sheikh Zayed Islamic Centre,
University of the Punjab, Lahore, 54590 Pakistan.

مفطراتِ صوم ، جدید طبی تحقیقات کی روشنی میں

Mufṭirāt (Fasting Violators) In the light of Modern Medical Studies

عبدالرزاق*
محمد اعجاز**

Abstract:
Sawm or Fasting is basic pillar of Islam. It is fundamental obligation to every Muslim. A big corner of Islamic literature deals with its importance, divine reward, benefits and sharia ruling. In Islamic Law, the term Fasting is literally defined as an intentional abstinence from eating, drinking and sexual intercourse, before the break of the dawn till sunset. Things invalidate the fast are called "*Mufṭirāt*" or actions that nullify Fasting. According to Islamic Jurists, there are four major things which invalidate the fast; eating, drinking, sexual intercourse, menstruation and post-childbirth. The last two *Mufṭirāt* have no ambiguity in their application. As for as eating and drinking are concerned, there has a little bit complexity in their modern application. Because Jurists declare "*Mufṭir*" when something enters into one's *Jawf* (interior part of brain and belly). What is meant by *Jawf*? Is it stomach or coelom? What are the ways and canals come to the *Jawf*? Sharia ruling about many medical treatments depends on the answers of these queries. Although Islamic scholars clarified everything in classic Islamic literature, yet modern medical science discovered complete human body structure and some previous suppositions about internal body system approved false. That is why it is necessary to revisit the portion regarding to *Mufṭirāt* in the light of modern medical studies. This article is an effort to fulfill this need.

Key Words : *Mufṭirāt*, Fasting Violators Fiqh and Modern Medical Studies

روزہ ارکانِ اسلام میں سے ایک نہایت اہم و بنیادی رکن اور ہرمسلمان مرد وعورت کے لئے بنیادی فریضہ ہے۔قرآن ِحکیم اور مشہوراحادیث سے اس کی مشروعیت وفرضیت ثابت ہے اور اس کے بارے میں ترغیب وترہیب بھی ثابت ہے۔دیگر ارکانِ اسلام کی طرح تما م فقہاء کرام اور محدثین ِعظام نے روزےکے تمام مسائل

*پی ایچ ڈی سکالر ،شیخ زاید اسلامک سنٹر،پنجاب یونیورسٹی لاہور، پاکستان
** پروفیسر ،شیخ زاید اسلامک سنٹر،پنجاب یونیورسٹی لاہور، پاکستان

بڑی شرح وبسط سے بیان فرمائےہیں۔لیکن عصر ِحاضر میں جدید میڈیکل سائنس نے علاج کے مختلف جدیدطرق متعارف کروائے ہیں اور انسانی جسم کے اندورنی نظام کو بہت باریک بینی اورتفصیل ویقین سے واضح کیا ہے ۔ان جدید طبی تحقیقات کی روشنی میں مفطرات ِصوم کے بارے میں کئی سوالات اور شکوک وشبہات پیداہوئے ہیں،کہ انسانی اعضاء کی اس جدید تشریح سے ان جدید طرقِ علاج میں سے کون سا مفطرِ صوم ہے ؟ اور کون سا نہیں؟ کیوں کہ اکثر فقہاء نے مفطراتِ صوم کے باب میں یہ قید لگائی ہے کہ اگر وہ چیز جوف تک پہنچ جائے تو روزہ فاسد ہوگا ورنہ نہیں ۔تو اس اعتبار سے جدید میڈیکل سائنس کی تحقیقات کی اہمیت بہت بڑھ جاتی ہے۔اس مقالہ میں جدید میڈیکل سائنس کی روشنی میں مفطرات ِصوم کا تحقیقی جائزہ پیش کیا جائے گا ۔

مفطر کا لغوی و اصطلاحی معنیٰ: مفطرکا لغوی معنیٰ"کھولنے اور توڑنے والا "کےہیں۔اصطلاحِ فقہاء میں ہر ایسی چیزکو مفطرِ صوم کہا جاتا ہے جس سے روزہ ختم یا فاسد ہو جاتا ہے۔اور یہ مادہ اسی معنیٰ میں متعدد احادیث میں بھی استعمال ہوا ہے،جیسے "افطر الحاجم والمحجوم" (1)

مفطرات کی دو اقسام ہیں:1: متفق علیہ: جن کا ثبوت نصِ صریح سے ہو۔ یہ تین ہیں ،کھانا،پینا اور جماع۔ان کا ثبوت قرآنِ پاک کی اس آیتِ مبارکہ سے ہے۔فَالْآنَ بَاشِرُوهُنَّ وَابْتَغُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ(2)

چنانچہ اب تم ان سے صحبت کرلیا کرو،اور جو کچھ اللہ نے تمہارے لئے لکھ رکھا ہے اسے طلب کرو،اور اس وقت تک کھاؤپیو جب تک سفید دھاری سیاہ دھاری سے ممتاز ہو کر تم پر واضح نہ ہو جائے۔

ان تین چیزوں کےمفطر ِصوم ہونے پر تمام علماء کا اجماع ہے،کیوں کہ ان کا ثبوت نص ِصریح سے ہے۔

2: مختلف فیہ مفطرات ، یعنی ایسی اشیاء جن کے مفطر ِصوم ہونے میں فقہاء کا اختلاف ہے۔یہ اختلاف در حقیقت جوف ،منافذ،مسام اور شئےواصل میں اختلاف کی بنیاد پرہے۔

جوف کی حقیقت: لغت میں جوف ہر ایسی چیز کو کہتے ہیں جو اندر سے خالی ہو ۔"والجوف : الخلاء، وهو مصدر، ولجمع اجواف"(3)اور جوف سے مراد خلاء ہےاور یہ مصدر بھی مستعمل ہے اس کی جمع اجواف ہے۔

مفطرات ِصوم کے باب میں جوف سے مراد انسانی جسم کے اندر موجود خلا ہیں ۔جیسے معدہ،حلق،آنتیں، پھیپھڑے ،مثانہ ،دماغ ،رحم وغیرہ۔

احناف اور مالکیہ کے نزدیک جوفِ معتبر: فقہاء احناف اور مالکیہ کے ہاں روزہ کے افطار کے حوالے سے ان میں سے تین جوف معدہ،حلق اور آنتیں معتبر ہیں ۔ان کے علاوہ باقی اجواف کے بارے میں تفصیل یہ ہے کہ اگر ان میں سےکوئی ایسا جوف ہے جس سے مذکورہ تین اجواف کی طرف کوئی راستہ ہو یعنی باہر سے کو ئی چیز اگر ان میں داخل کی جائے تو وہ مذکورہ تین اجواف میں سے کسی میں پہنچ جائے ،خواہ یہ پہنچنا کسی واسطے سے ہو یا بغیر واسطے کے، تو اس کو بھی روزے کے افطار کے حوالے سے معتبر جوف سمجھا جائےگا ۔یعنی اس میں داخل ہونے والی چیز سے بھی روزہ ٹوٹ جائے گا۔اور اگر کو ئی جوف ایسا ہے جس سے مذکورہ تین جوف کی طرف کوئی راستہ اور منفذ نہیں ہے تو اس میں داخل ہونے والی چیز سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔یہی وجہ ہے کہ حنفیہ کی اکثر کتب میں جوفِ دماغ کا ذکر بھی ملتاہے،ممکن ہے کہ اس وقت کی طبی تحقیق کے مطابق جوفِ دماغ سے کوئی راستہ جوف ِبطن تک جاتاہو،لہٰذاحناف نے اسے بھی جوف قرار دیاہے۔[4]

شوافع کے نزدیک جوفِ معتبر:

شوافع کے ہاں جوف میں بڑی وسعت ہے ،ان کے نزدیک انسانی جسم میں موجود ہر خلاء جوف ِمعتبر ہے، خواہ اس کا راستہ حلق ،معدہ اور آنتوں تک جاتا ہو یا نہ جاتا ہو۔چنانچہ ان کے نزدیک حلق ،معدہ اور آنتوں کے ساتھ باطنِ دماغ،باطنِ بطن، مثانہ،کان کا اندرونی حصہ،ذکر(آلہ تناسل)،فرج (شرم گاہ)داخل بھی جوف ِمعتبر ہیں۔چنانچہ اکثر شوافع کے نزدیک ان اجواف میں جہاں سے بھی کوئی چیز پہنچے گی روزہ فاسد ہو جائے گا۔البتہ بعض شوافع نے یہ شرط لگائی ہے کہ جوف ایسا ہو جوواصل کو متغیر کردے،خواہ واصل دواء ہو یا غذاء۔[5]

حنابلہ کے نزدیک جوف ِمعتبر:

حنابلہ سے تعیینِ جو ف کے سلسلے میں مختلف اقوال منقول ہیں ،جن میں بعض حنفیہ اور مالکیہ کے مذہب کے مطابق ہیں اور بعض شوافع کی موافقت کرتے ہیں ،گویا جنابلہ کےنزدیک وہی جوف معتبر ہیں جو ائمہ ثلاثہ کے ہاں معتبر ہیں۔[6]

منفذ کی حقیقت:

منفذ(گذرنےکی جگہ)سے مراد وہ راستہ ہے جس کے ذریعے سے روزہ توڑنے والی کو ئی بھی چیز جوف ِمعتبرتک پہنچ جائے ۔

منفذ کی اقسام: منفذ دو طرح کے ہیں :

(۱)قدرتی اور پیدائشی راستے جو اللہ تعالی نے پیدائش کے وقت انسان میں پیدا کیے ہیں ۔

(۲)وہ راستے جو قدرتی اور پیدائشی نہیں ہیں ،بعد میں کسی وجہ سے بن گئے ہیں(جیسے دماغ کا گہرا زخم،پیٹ کا زخم جو معدے تک پہنچتا ہو)۔

حضرت امام ابوحنیفہؒ فرما تے ہیں کہ:افطار کے حوالے سے دونوں قسم کے منفذ معتبر ہیں ،یعنی ان میں سے کوئی بھی مفطر چیز جوف ِبطن میں پہنچے گی تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔جبکہ حضراتِ صاحبین کے نزدیک صرف پیدائشی منفذ کا اعتبار ہے ،غیر پیدائشی منفذ ان کے ہا ں معتبر نہیں ہے ۔یعنی ان کے ہاں اگر کوئی چیز منہ وغیرہ کے ذریعے جوف تک پہنچ گئی ہو تو روزہ ٹوٹ جائے گا ،لیکن اگر زخم وغیرہ کے ذریعے سے کوئی چیز جوف تک پہنچ گئی تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔[7]

منافذ معتبرۃ : فقہاء نے جن منافذ کے حوالے سے بحث کی ہے ان کی کل تعداد گیارہ ہے (۱)منہ (۲)ناک(۳)کان(۴)مقعد(۵)فرج(٦)ذکر(ﮯ)آنکھ(۸)سرکےمسام(۹)سرکازخم(۱۰)بدن کا زخم(۱۱)معدہ کے اوپر یا نیچےسوراخ۔

ان میں سے پہلے چار یعنی منہ ،ناک،کان اور پاخانے کا راستہ کے بارے میں مذاہبِ اربعہ کا اتفاق ہے کہ وہ معتبر ہیں۔لہذا اگر ان کے ذریعے سے کو ئی چیز معتبر جوف تک پہنچ جائے تو بالاتفاق روزہ ٹوٹ جائے گا۔ ان میں پہلا منفذ معتاد ہےبقیہ غیر معتاد ہیں،لہٰذامنہ کے ذریعے کوئی بھی چیز کھانے سے روزہ ٹوٹ جائےگا۔دوسرا منفذ ناک ہے جو نصِ صریح سے ثابت ہے۔

چنانچہ ابو داؤد میں جناب نبی اکرم ﷺ کا ارشاد منقول ہے:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: بَالِغْ فِي الِاسْتِنْشَاقِ، إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَائِمًا[8]

آپ ﷺنے ارشاد فرمایا کہ ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ کرومگر یہ کہ تم روزے سے ہو۔

یعنی اگر تم روزے سے ہو تو ناک میں پانی ڈالنے میں احتیاط سے کام لو کیونکہ ناک بھی منفذ ہے اور اگر ناک کے ذریعے جوف میں پانی اتر گیا تو روزہ فاسد ہو جائے گا، لہٰذایہ حدیث ناک میں کوئی چیزڈالنے سے روزہ ٹوٹ جانے کے بارےمیں نصِ صریح ہے۔

منافذ کے بارے میں علمِ طب کی شرعی حیثیت:

فقہاء کی عبارات میں غور کرنے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ وہ منفذ معتبر ہوگا جس کے ذریعے جوف ِبطن تک کوئی چیز پہنچتی ہو ،لہذ ا اگر کوئی منفذ ایسا ہے جس کے ذریعے جوف ِبطن تک کوئی چیز نہیں پہنچتی تو اس میں کوئی چیز دواء وغیر ہ ڈالنے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا[9]۔کونسا منفذ ایسا ہے جس سے جوف ِمعتبر کی طرف راستہ ہے؟ او رکونسا ایسا ہے جس

سے جوفِ معتبر کی طرف راستہ نہیں ہے ؟اس کا تعلق چونکہ علمِ طب اور علم ِتشریح ِابدان سے ہے۔ لہذا اس حوالے سے ماہرینِ طب کی رائے شرعاً معتبر ہوگی۔البتہ اگر کوئی منفذ ایسا ہے کہ روزے کے افطار کے حوالے سے اس کےمعتبر اور غیر معتبر ہونے میں نصِ صریح موجود ہے ،جیسے آنکھ کے عدم ِمفطر ہونے کے بارے میں نص موجود ہے ، اس کے بارے میں اگر ماہرینِ طب کی رائے مخالف ہوگی ،تو اس رائے کا اعتبار نہیں کیا جائے گا ،اور نص پر ہی عمل کیا جائے گا۔

مذکورہ وضاحت کی روشنی میں غیر منصوص منافذ کی تعیین کے بارے میں ازسر ے نو غور کر نے کی صر ف گنجائش ہی نہیں بلکہ ضرورت ہے۔ کہ جدید علم ِطب کی روشنی میں منافذ کے حوالے سے غور وخوض کیا جائے اور معتبر منافذ کی تعیین کرکے امت کی راہنمائی کی جائے ۔

کان میں دوا ڈالنے سے روزہ ٹوٹنے کاحکم:

کان میں دوا یا تیل وغیرہ ڈالنے سےائمہ اربعہ کےہاں روزہ فاسد ہوجاتا ہے ۔

دلیل:ان حضرات کی دلیل حضرت لقیط بن صبرةؓ کی مذکورہ بالا حدیثِ مبارکہ ہے کہ ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ کرومگر یہ کہ تم روزے سے ہو۔(10)

ائمہ اربعہ نے کان کو ناک پر قیاس کیا ہے کہ جس طرح ناک سے جوف کی طرف راستہ ہے اسی طرح کان سے بھی جوف کی طرف راستہ اور منفذ ہے ۔لہذا جس طرح ناک میں کوئی چیز ڈالنا مفسد ِصوم ہے اسی طرح کان میں بھی کوئی چیز ڈالنا مفسدِ صوم ہے[11]۔

اکثر جدید فقہاء کے نزدیک کان میں دوا ڈالنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔وہ فرماتے ہیں کہ کان میں دوا ڈالنے سے روزہ کافساد نہ تو منصوص علیہ ہےاور نہ ہی منصوص علیہ کے معنی میں ہے ۔جس طرح آنکھ کھانے پینے کا منفذ نہیں ہے اسی طرح کان بھی منفذ نہیں ہے ،بلکہ کان بدن کے دیگر مسام کی طرح ایک مسام ہے ۔جس طرح دیگر مسام میں سے کسی چیز کا جانا مفسدِ صوم نہیں ہے،کان کابھی یہی حکم ہے ۔ تمام فقہاء نے مسام کے ذریعے جسم میں داخل ہونے والی کسی بھی قسم کی چیز سے روزے کے عدمِ فساد کا حکم لگایا ہے۔یہی وجہ ہے کہ تمام جدید فقہاءروزے کی حالت میں ہرقسم کا انجکشن لگانا بھی جائز قرار دیتے ہیں،اگرچہ وہ طاقت کا ہی کیوں نہ ہو۔[12]

وکذلک القطرة فی الاذن فانها لاتفطر الصائم ،لأنها ليست منصوصا عليها،ولا بمعنى المنصوص عليه،والعين ليست منفذا للأكل والشرب،وكذلک الأذن فهی كغيرها من مسام الجلد۔ (13)

اسی طرح کان میں قطرہ ٹپکانا ہے پس بے شک یہ بھی مفطرِ صوم نہیں ہے، اس لیے کہ نہ تو یہ منصوص علیہ ہے اور نہ ہی منصوص علیہ کے معنیٰ میں ہے، اور آنکھ کھانے پینے کا منفذ نہیں ہے اور کان بھی اسی طرح ہے لہٰذا کان جلد کے مسام میں منفذ کے علاوہ اعضاء کی طرح ہوا۔

ان حضرات نے کان کو ناک پر قیاس کرنے کے بجائے آنکھ پر قیاس کیاہے۔

ان حضرات کی دوسری دلیل یہ ہے کہ جدید طبی تحقیق کے مطابق کان کے وسطی حصےمیں ایک پردہ موجو د ہے،کوئی مائع چیز اس سے آگے نہیں جاسکتی ،بلکہ اس کے پاس ٹھہر جاتی ہے ۔(14)لہٰذا اگر کان میں پردہ صحیح سالم ہو تو اس میں کوئی مائع چیز ڈالنے سےروزہ فاسد نہ ہوگا ،اور اسی کے مطابق آج کل فتوی دیا جاتا ہے ۔البتہ اگر کان کا پردہ پھٹ جائے تو اس صورت میں چونکہ کسی مائع چیز کے اندر جوف ِمعتبر تک جانے کا امکان موجود ہے، اس لیے ایسی صورت میں روزہ فاسد ہوگا۔چنانچہ مجمع الفقہ الاسلامی کی سفارشات میں بھی اسی نقطہ نظر کو بیان کیا گیا ہے۔

ويبدو لنا أن قياس الأذن على العين أولى من قياسها على الأنف؛لوجود الغشاء الطبلي (طبلة الأذن) الذي يفصل الأذن الخارجية عن الأذن الوسطى۔(15)

ہم پر یہ بات ظاہر ہوئی ہے کہ کان کا پردہ موجود ہونے کی وجہ سے جو کہ کان کے خارجی حصے کو وسطی حصے سے جدا کرتا ہے کان کو آنکھ پر قیاس کرنا ناک پر قیاس کرنے سے اولیٰ ہے۔

والذي أثبته علماء التشريح بالاعتماد على المشاهدة والتجربة أن الأذن ليس بينها وبين الجوف ولا الدماغ قناة ينفذ منها المائعات إلا إذا تخرمت طبلة الأذن۔(16)

وہ چیزجسےعلمائےتشریح نےمشاہدہ اورتجربہ کرکےاعتمادکےساتھ ثابت کیاہے،وہ یہ کہ کان کادماغ اور پیٹ کےدرمیان کوئی خلانہیں ہےکہ جس سےمائع اشیاءآرپارجاتی ہو۔سوائے اس صورت میں کہ کان کاپردہ ہی پھٹ جائے۔

قولِ راجح: مقالہ نگار کی رائے میں جدید فقہاء کے قول کو مندرجہ ذیل دلیل کی بنیاد پر اختیار کرنا زیادہ درست ہے ۔

کان میں دواء ڈالنے سےفسادِ صوم کا حکم منصوص نہیں ہے ،بلکہ اس کی بنیاد خود فقہاء کے کلام میں جوف تک دواء کا پہنچنا ہے۔

چنانچہ امام مالکؒ کی مندرجہ ذیل عبارت اس کی بین دلیل ہے۔

قلت :ارایت من صب فی اذنہ الدھن من وجع؟ فقال قال مالک: ان کان یصل الی حلقہ فعلیہ القضاء،وان لم یصل الی حلقہ فلاشیئ علیہ(17)

میں نے کہا کہ آپ کا اس شخص کے متعلق کیا خیال ہے جو اپنے کان میں کسی درد کی وجہ سے تیل ٹپکائے۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ امام مالکؒ نے فرمایا ہے کہ اگر ایسا کرنے سے وہ اس کے حلق تک پہنچ جائے تو اس پر قضاء ہے اور اگر اس کے حلق تک کوئی چیز نہ پہنچے تو اس کے ذمہ کچھ نہیں۔

مذکورہ عبارت سے واضح ہوتا ہے کہ فقہاء نے حکم کا مدار دواء کے حلق میں پہچنےپر رکھا ہےنہ کہ مطلق کان میں ڈالنے پر،تو فساد صوم کی علت ہی نہیں پائی گئی تو معلول کیسے پایا جائے گا؟۔علت اس وجہ سے نہیں پائی جا رہی کہ جدید سائنس نے یہ بات واضح کردی ہے کہ کان سے جوف ِمعتبر تک پردہ صحیح ہونے پر کوئی چیز نہیں پہنچتی۔ اس لئے روزے کی حالت میں کان میں تیل یا کسی بھی قسم کی کوئی دواء ڈالنے سے روزہ فاسد نہیں ہو گا۔

روزے کی حالت میں آنکھ میں دوا ڈالنے کاحکم :

روزے کی حالت میں آنکھ میں دوا وغیرہ ڈالنے کے حوالے سے فقہاء کی آراء مختلف ہیں۔احناف اور شوافع کے ہاں روزہ نہیں ٹوٹتا جبکہ حنابلہ اور مالکیہ کے ہاں ٹوٹ جاتا ہےلیکن ان کے ہاں بھی مطلقاً نہیں ٹوٹتا بلکہ اس صورت میں ٹوٹتا ہے جب روزہ دار چیز کا ذائقہ حلق میں محسوس کرے ،اور اگر ذائقہ محسوس نہیں کرتا تو روزہ فاسد نہیں ہوگا۔

احناف اور شوافع کی دلیل:احناف اورشوافع کے مذہب کی بنیاد دو چیزیں ہیں -

1: نصِ صریح :چنانچہ حدیثِ مبارکہ میں آتا ہے:

۱:انَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكْتَحِلُ بِالْإِثْمِدِ وَهُوَ صَائِمٌ(18)

''بے شک نبی اکرم ﷺ روزے کی حالت مىں اثمد سرمہ لگاتے تھے۔''

۲: عن أنسِ بنِ مالك، أنه كان يكْتَحِلُ وهو صائِمٌ(19)

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی اقدس ﷺ روزے کی حالت میں سرمہ لگاتے تھے۔

2: دوسری دلیل یہ ہےکہ آنکھ اور جوف ِمعتبر کے درمیا ن براہ راست کوئی منفذ نہیں ہے،لھذا اس سے روزہ فاسد نہیں ہو گا ۔

مالکیہ اور حنابلہ کا استدلال:ان کا استدلال اس حدىث سے ہے جس مىں نبی کرىمﷺ نے اىک صحابی معبد بن ہوذہ رضی اللہ عنہ کو اثمد استعمال کرنے کا حکم فرماىا اور ساتھ ہى بھی فرماىا کہ روزہ دار اس سے بچے۔

دلیل اول:چنانچہ سنن ابی داؤد میں ہے:

''حدثنی عبد الرحمن بن النعمان بن معبد بن ھوذہ عن أبیه عن جده عن النبی ﷺ أنه أمر بالأثمد المروح عند النوم وقال لیتقه الصائم''۔[20]

حضرت عبد الرحمن بن النعمان بن معبد بن ھوذہ اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے اور وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ :

آپ ﷺ نے خوشبو دار اثمد سونے کے وقت لگانے کا حکم فرمایا اور فرمایاکہ روزہ دار اس سے بچے۔

دلیل ثانی: ان کی دوسری دلیل یہ ہے کہ آنکھ اور ناک کے درمیا ن منفذ اور راستہ موجود ہے ،آنکھ میں دوا وغیرہ ڈالنے سے وہ ناک میں پہنچ جاتی ہے اور اس سے حلق میں پہنچتی ہے ۔یہی وجہ ہے کہ انسان آنکھ میں دوا وغیرہ کا ذائقہ حلق میں محسوس کرتا ہے ،اگر راستہ نہ ہوتا تو کیسے محسوس کرتا ۔

جدید طب نے بھی اس بات کو واضح کر دیا ہے، کہ یہاں آنکھ اور حلق کے درمیان منفذ موجود ہے۔

شیخ محمد المختار سلامی لکھتے ہیں:

''ورأی المالکیة والحنابلة أرجح لأن علماء التشریح یثبتون أن الله تعالی خلق العین مشتملة علی قناة تصلها بالأنف ثم بلبلعوم۔۔۔تقطیر الدواء فی العین فی نهار الصیام مفسد للصوم موجب للقضاء''۔[21]

''مالکیہ اور حنابلہ کی رائے زیادہ راجح ہے۔ اس لئے کہ علمائے تشریح اس بات کو ثابت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آنکھ کو بہت سے پردوں پر مشتمل بنا یا ہے جو اسکو ناک تک پہنچاتے ہیں پھر اس کو حلق تک پہنچاتے ہیں۔ ایام روزہ میں دن کے وقت آنکھ میں دوا ٹپکانا روزے کو فاسد کرنے والا ہے جو کہ قضاء کو واجب کرتا ہے۔''

احناف اور شوافع کی دلیل کا جواب: جس نص میں روزے کی حالت میں آپ ﷺ سے سرمہ لگانا منقول ہے اس کے دو جواب دیتے ہیں ۔

۱: وہ روایت صحیح نہیں ہے ۔۲: وہ اس صورت پر محمول ہے جب تھوڑا سا سرمہ لگایا جایا جس کا اثر حلق میں محسوس نہ ہو۔ چنانچہ علامہ ابن قدامہ حنبلیؒ فرماتے ہیں :

فأما الكحل، فما وجد طعمه في حلقه، أو علم وصوله إليه، فطره، وإلا لم يفطره. نص عليه أحمد.۔۔ ونحو ما ذكرناه قال أصحاب مالك. وعن ابن أبي ليلى، وابن شبرمة، أن الكحل يفطر الصائم.[22]

''بہرحال سرمہ تو جس کا ذائقہ حلق میں محسوس ہو یا اس کا حلق تک پہنچنا معلوم ہو جائے تو اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا، ورنہ نہیں ٹوٹے گا۔ امام احمدؒ نے اس کی تصریح کی ہے۔ اور مالکیہ نے بھی ویسے ہی کہا ہے جیسے

ہم نے ذکر کیا۔ اور ابنِ ابی لیلیٰؒ اور ابنؒ شبرمہ سے روایت ہے کہ سرمہ روزہ دار کا روزہ توڑ دیتا ہے۔''

قولِ راجح: میری ناقص رائے کے مطابق احناف اور شوافع کا مذہب راجح ہے اور اسی پر فتویٰ بھی دیا جانا چاہیے۔

وجہِ ترجیح: روزے کی حالت میں سرمہ لگانے کے بارے میں آپ ﷺ سے کئی روایات منقول ہیں ،وہ روایات اگر چہ کلام اور ضعف سے خالی نہیں ہیں ،لیکن مختلف طرق او رمتون کی وجہ سے ضعف کی تلافی ہوجاتی ہے ،لہذا ان کا مجموعہ بہر حال قابل استدلال ہے ۔خاص کر ان کی تائید صحابہ کے آثار سے بھی ہوتی ہیں جو صحیح بخاری اور سنن ابی داؤ د میں بعض صحیح او ربعض حسن سند کے ساتھ موجود ہیں۔اور تابعین کے آثار اورتعامل بھی اس کے حق میں موجود ہیں۔

مندرجہ ذیل روایات سےروزے کی حالت میں سرمہ لگانے کی واضح رخصت معلوم ہوتی ہے ۔

''عن عائشة رضی الله عنها قالت: ربما اکتحل النبیﷺ وهو صائم''۔(23):

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رواىت ہے وہ فرماتی ہىں کہ بعض اوقات حضور نبی کرىم ﷺ روزے کی حالت مىں بھی سرمہ لگاتے۔

''عن أنس رضی الله عنه قال جاء رجل إلی النبی ﷺ فقال اشتکت عینی أفأکتحل و أنا صائم قال، نعم''۔(24)

'حضرت انس رضی اللہ عنہ سے رواىت ہے وہ فرماتے ہىں کہ اىک آدمی نبی پاک ﷺ کے پاس آىا اور اس نے عرض کىا کہ مىری آنکھ کو تکلىف ہے، کىا مىں سرمہ لگا سکتا ہوں؟ حالانکہ مىں روزے کی حالت مىں ہوں۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرماىا: ہاں لگا لو۔''

''عن ابن عمر رضی الله عنهما قال: خرج علینا رسول اللهﷺ وعیناه مملوءتان الکحل، وذلک فی رمضان وهو صائم''۔ (25)

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ فرماتے ہىں کہ نبی پاک ﷺ ہمارے پاس تشرىف لائے اور آپ ﷺ کی دونوں آنکھىں سرمہ سے بھری ہوئی تھىں اور ىہ کىفىت رمضان مىں تھی اور آپﷺ روزہ سے تھے۔ ''

''أن النبی ﷺ کان یکتحل بالاثمد وهو صائم''۔(26)

''نبی اکرم ﷺ روزے کی حالت مىں اثمد سرمہ لگاتے تھے۔''

مذکورہ روایات میں بعض اگرچہ ضعیف بھی ہیں لیکن کئی طرق سے مروی ہونے کی وجہ سے قابل استدلال ہیں ۔ اس لئے اس مسئلے میں حنفیہ اور شافعیہ کا مذہب راجح معلوم ہوتا ہے۔ احناف اور شوافع کا مذہب راجح ہونے کی

دوسری وجہ یہ کہ مالکیہ اور حنابلہ کی روایت کردہ حدیث منکرہے لہٰذاقابلِ استدلال نہیں ہے، پوری روایت یوں ہے :

حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ ثَابِتٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ النُّعْمَانِ بْنِ مَعْبَدِ بْنِ هَوْذَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَمَرَ بِالْإِثْمِدِ الْمُرَوَّحِ عِنْدَ النَّوْمِ "، وَقَالَ: «لِيَتَّقِهِ الصَّائِمُ»، قَالَ أَبُو دَاوُدَ: قَالَ لِي يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ هُوَ حَدِيثٌ مُنْكَرٌ يَعْنِي حَدِيثَ الْكُحْلِ[27]

''ہمیں حدیث بیان کی نفیلی نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی علی بن ثابت نے انہوں نے کہا کہ مجھے حدیث بیان کی عبد الرحمان بن نعمان بن معبد بن ہوذہ نے انہوں نے روایت کی اپنے باپ سے اور انہوں نے روایت کی عبد الرحمان کے دادا سے کہ نبی اکرم ﷺ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے خوشبو دار اثمد سونے کے وقت لگانے کا حکم فرمایا اور فرمایاکہ روزہ دار اس سے بچے۔ امام ابوداؤد نے کہا کہ مجھے یحییٰ بن معین نے کہا کہ یہ سرمہ والی حدیث منکر ہے۔ اس روایت کے بارے میں امام ابوداؤد نے نقل کرنے کے بعد خود تبصرہ کر دیا کہ یحیی بن معین نے اسے منکر کہا ہے ۔

امام بیہقی نے اس حدیث کے بارے میں فرمایا :کہ یہ مرفوع نہیں ہے۔[28]

اس لئے فسادِروزہ میں روایات کثیرہ کے مقابلہ میں اس منکر روایت پر عمل نہیں کیاجائے گا،خصوصا جبکہ بعض روایات ان میں قوی سند کے ساتھ بھی ثابت ہیں ۔

روزے کی حالت میں انہیلر استعمال کرنے کا حکم:

دمہ اور ضیق النفس کےمریض کو انہیلر استعمال کرنا پڑتا ہے ۔ جس میں لیکو ئیڈ شکل میں آکسیجن ،پانی اور ادویات شامل ہوتی ہیں اور ماہرین طب کا کہنا ہے کہ اس میں موجود نمی آلات تنفس میں سرایت کرجاتی ہے اور اس طرح سانس کی نالیوں میں کشادگی پیدا ہو کر سانس لینے میں آسانی ہوجاتی ہے۔ ایسے مریض کے لیے اس کے بغیر پورا دن گذارنا مشکل ہوتا ہے ۔

یہ طریقہءعلاج کیوں کہ نیا ہے اس لئے قدیم فقہاء کے ہا ں اس سے متعلق بحث نہیں ملتی ۔البتہ معاصر علماء کا اس سے روزہ فاسد ہونے کے حوالے سے اختلاف ہے ۔بعض حضرات اس کے استعمال پر عدمِ فساد کا فتوی دیتے ہیں ۔جبکہ دوسرے حضرات اس کے استعمال کرنے پر روزہ فاسد ہونے کے قائل ہیں ۔

مجوزین کی دلائل:

پہلی دلیل: مجوزین حضرات کی پہلی دلیل یہ ہے کہ یہ اکل اورشرب کے حکم میں نہیں ہے ۔

دوسری دلیل: دوسری دلیل یہ ہے کہ اس میں جو نمی ہوتی ہے وہ معدہ تک نہیں پہنچتی بلکہ گیس میں تبدیل ہوجاتی ہے اور صرف ہوا نیچے جاتی ہے ۔

تیسری دلیل: مجوزین کی تیسری دلیل قیاس ہے۔یہ حضرات اس کو مضمضہ کے باقی ماندہ پانی ،خوشبو سونگھنے ،آنسویا چہرے کے پسینے کے قطرے اور کلی کے بعد پانی کی نمی پر قیاس کرتے ہیں ،کہ جیسے وہاں قلیل مقدار معاف ہے ایسے ہی یہاں بھی ہے۔لہٰذا اس سے روزہ فاسد نہیں ہونا چاہیے۔

مانعین کے دلائل :

جن حضرات کے ہاں انہیلر استعمال کرنے سے روزہ فاسد ہوتا ہے ،وہ کہتے ہیں کہ اس میں منفذ معتاد کے ذریعے دوا جوف تک پہنچتی ہے ،اور اس سے بدن کی اصلاح بھی مقصود ہوتی ہے ۔ اور حدیث مبارکہ کے واضح الفاظ ہیں " انماالافطار مما دخل ولیس مما خرج "(29) یعنی روزہ جسم میں داخل ہونے والی چیزسے ٹوتتا ہے نہ کہ نکلنے والی چیز سے، لہٰذا روزہ فاسد ہوجائے گا۔

مجوزین کی پہلی دلیل کا جواب: مانعین نے مجوزین کی پہلی دلیل کا جواب تو یہ دیاہے کہ روزے کے فساد کے لیے اکل وشرب کا متحقق ہونا شرط نہیں ہے بلکہ کوئی بھی چیز جوف میں چلی جائے خواہ وہ اکل و شرب کے حکم میں نہ بھی ہو تو اس سے بھی روزہ فاسد ہوجاتا ہے ۔مثلا فقہی کتب میں ہے کہ اگر کو ئی شخص دھواں حلق میں داخل کردے تو اس سے بھی روزہ فاسد ہوجائے گا، حالانکہ یہ نہ اکل کے قبیل سے اور نہ ہی شرب کے قبیل سے۔لہٰذا روزہ فاسد ہونے کےلیے اکل اور شرب کا متحقق ہونا ضروری نہیں ہے ۔

مجوزین کی دوسری دلیل کا جواب: ماہرین طب کا کہنا ہے کہ اس میں جو ادویات شامل ہوتی ہیں وہ یقینی طور پر معدے تک پہنچتی ہیں۔ اگر چہ قلیل مقدار میں کیوں نہ ہوں،اور فقہاء نے روزے کے فساد کے لیے قلیل اور کثیر کی شرط نہیں لگائی ۔جوف تک پہنچنے والی چیز خواہ قلیل ہو یا کثیر بہر صورت فسادِ صوم کا حکم لگایا گیا ہے ۔

مجوزین کی تیسری دلیل کا جواب: انہیلر کو مضمضہ کے باقی ماندہ پانی ،خوشبو سونگھنے ،آنسویا چہرے کے پسینے کے قطرے اور کلی کے بعد پانی کی نمی پر قیاس کرکےعدمِ فساد صوم کا حکم لگانا درست نہیں ہے۔کیونکہ یہ چیزیں ایک تو داخل نہیں کی جاتیں بلکہ خود بخود داخل ہوجاتی ہیں ۔دوسرا یہ کہ ان کا جوف میں پہنچنا یقینی بھی نہیں ہوتا ۔تیسرا یہ کہ ان سے اصلاحِ

بدن مقصود نہیں ہوتی ،بخلاف انہیلر کے کہ اس میں یہ ساری باتیں پائی جاتی ہیں[30]۔

قولِ راجح: اس باب میں مانعین کا نقطہ نظرِ دلائل کے اعتبار تو قوی معلوم ہوتا ہے۔خصوصاً جب جدید سائنس بھی ان کے نقطہ نظر کی مؤید دکھائی دیتی ہے کہ اس میں موجود دواء حلق میں جاتی ہے،لھذا اس سے روزہ فاسد ہو جائےگا۔ اور یقینا یہ قول احوط ہے۔ مگر دوسری طرف دیکھا جائےتو سانس کی بیماری میں مبتلالوگوں کے لئے اس کی گنجائش ہونی چاہیے۔ کیو ں کہ یہ بیماری عام طور پر دائمی ہوتی ہے،لہٰذا اس کے بعد زندگی میں ایسے مریضوں کو قضا کا موقعہ کم ہی ملتا ہے۔اور ہر بندہ فدیہ بھی نہیں دے سکتا ۔اور شریعت کا عمومی مزاج نرمی اور رخصت کا ہے،جیسا کہ نماز میں قیام فرض ہونے کے باوجود مریض سے ساقط ہو جاتاہے۔اور روزے کی حالت میں بد مزاج شوہر والی عورت کے کھانے میں نمک مرچ دیکھنے کے لئے چکھنا جائز ہے ، لہٰذا اس کے استعمال کی بھی اجازت ہونی چاہیے۔کیوں کہ اس کو استعمال کرنے کی صورت میں اگر چہ دوا حلق میں پہنچتی ہوگی لیکن وہ اتنی قلیل مقدار میں ہوتی ہے جو بظاہر نظر نہیں آتی ۔اس کو ایک بند ڈبے یا شیشے کے گلاس میں پف دے کر دیکھیں تو ابتدا میں بہت تھوڑی سی گیس نظر آتی ہے، لیکن اس کےبعد فورا غائب ہوجاتی ہے،یعنی اس کا وجود باقی نہیں رہتا جس سے اندازہ ہوتاہے کہ :پف دیتے وقت اگرچہ تھوڑی بہت گیس نما چیز اس سے خارج ہوتی ہے لیکن انسان جب سانس لے کر اس کو اندر داخل کرتا ہے تو اس وقت شاید اس کا عین موجود نہیں رہتا بلکہ اثر ہی اند رجاتا ہے، اس کو آنکھ پر قیاس کرنابھی شاید ممکن ہو ،کہ روزے کی حالت میں آنکھ میں سرمہ وغیرہ لگانے کی صورت میں بعض اوقات اس کا اثر بھی تو حلق میں محسوس ہوتا ہے لیکن اس کے متعلق فقہاء کی عبارات میں عدمِ فساد کی تصریح موجو د ہے ،اور اس کی وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ اس صورت میں عین اندر نہیں جاتا ، اندر صرف اثر محسوس ہوتا ہے۔ چنانچہ شمس الأئمہ علامہ سرخسی فرماتے ہیں :

ثُمَّ مَا وَجَدَ مِنْ الطَّعْمِ فِي حَلْقِهِ أَثَرُ الْكُحْلِ لَا عَيْنُهُ كَمَنْ ذَاقَ شَيْئًا مِنْ الْأَدْوِيَةِ الْمُرَّةِ يَجِدُ طَعْمَهُ فِي حَلْقِهِ فَهُوَ قِيَاسُ الْغُبَارِ وَالدُّخَانِ، وَإِنْ وَصَلَ عَيْنُ الْكُحْلِ إلَى بَاطِنِهِ فَذَلِكَ مِنْ قِبَلِ الْمَسَامِّ لَا مِنْ قِبَلِ الْمَسَالِكِ إذْ لَيْسَ مِنْ الْعَيْنِ إلَى الْحَلْقِ مَسْلَكٌ فَهُوَ نَظِيرُ الصَّائِمِ يَشْرَعُ فِي الْمَاءِ فَيَجِدُ بُرُودَةَ الْمَاءِ فِي كَبِدِهِ، وَذَلِكَ لَا يَضُرُّه [31]

پھر جو ذائقہ حلق میں محسوس ہوتا ہے وہ سرمہ کا اثر ہے نہ کہ اس کا عین۔ جیسا کہ کوئی شخص کڑوی ادویات میں سے کوئی دوا چکھ کر اس کا ذائقہ اپنے حلق میں پاتا ہے تو اس کو دھوئیں اور غبار پر قیاس کیا جائے گا۔

اور اگر سرمہ کا عین بھی باطن تک پہنچ جائے تو وہ مسام کے ذریعے سے ہے نہ کہ منافذ کے ذریعے اس لئے کہ آنکھ سے حلق تک کوئی راستہ نہیں ہے اور اس کی نظیر اس روزہ دار کی ہے جو پانی میں غوطہ لگائے اور پھر پانی کی ٹھنڈک اپنے جگر میں محسوس کرے تو یہ نقصان دہ نہیں ہے۔

مذکورہ بالا وجوہ کی بنا پرمجوزیں کا قول راجح معلوم ہوتا ہے ، یعنی اس صورت میں عدمِ فسادِصوم کا حکم لگایا جائے ،اگرچہ پاکستان کےتمام دارالافتاء اس کے استعمال سے فساد صوم کا ہی حکم لگاتے ہیں۔

نائزہ یا مثانہ میں دوائی ڈالنےسے روزے کا حکم:

نائزہ (پیشاب کی نالی) میں دوائی یاتیل وغیرہ ڈالنے سے روزے کے فساد وعدم فساد کے حوالے سے طرفین اور امام ابویوسف ؒکے درمیا ن جو اختلاف ہے ،یعنی طرفین عدم فساد اور امام ابویوسفؒ فساد کے قائل ہیں،اس اختلاف کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ مثانے سے جوف کی طرف منفذاور راستہ ہے کہ نہیں ،طرفین کے ہاں کوئی منفذ نہیں ہے ، اس لیے انہوں نے عدم فساد کو ترجیح دی ہے جبکہ امام ابویوسف ؒ کے ہاں ہے،اس لیے انہوں نے فساد صوم کو ترجیح دی ہے ۔چنانچہ علامہ شامی ؒفرماتے ہیں :

(قَوْلُهُ: عَلَى الْمَذْهَبِ) أَيْ قَوْلِ أَبِي حَنِيفَةَ وَمُحَمَّدٍ مَعَهُ فِي الْأَظْهَرِ.وَقَالَ أَبُو يُوسُفَ يُفْطِرُ وَالِاخْتِلَافُ مَبْنِيٌّ عَلَى أَنَّهُ هَلْ بَيْنَ الْمَثَانَةِ وَالْجَوْفِ مَنْفَذٌ أَوْ لَا وَهُوَ لَيْسَ بِاخْتِلَافٍ عَلَى التَّحْقِيقِ وَالْأَظْهَرُ أَنَّهُ لَا مَنْفَذَ لَهُ وَإِنَّمَا يَجْتَمِعُ الْبَوْلُ فِيهَا بِالتَّرْشِيحِ كَذَا يَقُولُ الْأَطِبَّاءُ زَيْلَعِي.(32)

'' (اس کا قول مذہب پر ہے) یعنی امام ابو حنیفہؒ کے قول پر ہے اور ظاہر روایت کے مطابق امام محمدؒ بھی ان کے ساتھ ہیں۔ اور امام ابویوسفؒ نے فرمایا کہ روزہ ٹوٹ جائے گا اور اس اختلاف کی بنیاد اس پر ہے کہ کیا مثانہ اور جوف کے درمیان کوئی منفذ موجود ہے یا نہیں اور حقیقت میں یہ کوئی اختلاف نہیں ہے۔ اور ظاہر یہ ہے کہ مثانہ اور جوف کے درمیان کوئی منفذ نہیں ہے اور مثانہ میں پیشاب نچڑ کر آتا ہے، اطباء بھی اسی طرح کہتے ہیں۔''

علامہ ابن نجیمؒ فرماتے ہیں :

''(قَوْلُهُ، وَإِنْ أُقْطِرَ فِي إحْلِيلِهِ لَا) أَيْ لَا يُفْطِرُ أَطْلَقَهُ فَشَمِلَ الْمَاءَ وَالدُّهْنَ، وَهَذَا عِنْدَهُمَا خِلَافًا لِأَبِي يُوسُفَ، وَهُوَ مَبْنِيٌّ عَلَى أَنَّهُ هَلْ بَيْنَ الْمَثَانَةِ وَالْجَوْفِ مَنْفَذٌ أَمْ لَا، وَهُوَ لَيْسَ بِاخْتِلَافٍ فِيهِ عَلَى التَّحْقِيقِ فَقَالَا: لَا، وَوُصُولُ الْبَوْلِ مِنْ الْمَعِدَةِ إلَى الْمَثَانَةِ بالتشريح۔'' (33)

'' (مصنف کا قول اگر اس نے اپنے ذکر میں قطرہ ٹپکایا) یعنی روزہ نہیں ٹوٹتا۔ مصنفؒ نے اسے مطلق رکھا ہے لہٰذا یہ پانی اور تیل دونوں کو شامل ہو گا۔ اور یہ حکم طرفین کے ہاں ہے، امام ابو یوسفؒ اس سے اختلاف کرتے ہیں اور اس اختلاف کی بنیاد اس پر ہے کہ کیا مثانہ اور جوف کے درمیان کوئی

منفذ موجود ہے یا نہیں اور حقیقت میں یہ کوئی اختلاف نہیں ہے۔ لہٰذا طرفین نے فرمایا کہ روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ اور پیشاب تو معدہ سے مثانہ تک نچڑ نچڑ کر پہنچتا ہے۔''

مذکورہ عبارات سے بھی معلوم ہوا کہ اختلاف کی بنیاد مثانہ سے جوف کی طرف منفذ ہونا یا نہ ہوناہے۔طرفین کے ہاں منفذ نہیں ہے اور امام ابویوسفؒ کےہاں منفذ ہے ۔

دوسرا مسئلہ عورت کی قبل کے بارے میں ہے کہ اس میں دوا ڈالنے سے روزہ فاسد ہوتا ہے یانہیں؟عورت کی اندام نہانی میں دوائی یا تیل وغیرہ ڈالنے سے فسادِ صوم پر مذاہب اربعہ متفق ہیں۔چنانچہ علامہ کاسانیؒ فرماتے ہیں:

''وأما الإقطار في قبل المرأة فقد قال مشايخنا: إنه يفسد صومها بالإجماع، لأن لمثانتها منفذا فيصل إلى الجوف كالإقطار في الأذن.''(34)

''بہرحال عورت کی شرمگاہ میں کچھ ٹپکانے کے متعلق ہمارے مشائخ نے لکھا ہے کہ بالاجماع یہ روزے کو فاسد کر دیتا ہے اس لئے کہ اس کا مثانہ منفذ ہے تو (ٹپکائی ہوئی چیز) جوف تک پہنچے گی جیسا کہ کان میں قطرہ ٹپکانا۔''

لیکن جدید طبی تحقیق کی روشنی میں مرد اورعورت دونوں کےمثانے میں کوئی فرق نہیں ہے ۔جس طرح مرد کے مثانے سے جوف کی طرف منفذ نہیں ہے ،جیسا کہ اوپر ذکر گیا ،اسی طرح عورت کے مثانے سے بھی جوف کی طرف کوئی منفذ نہیں ہے ۔(35)

یہ مسئلہ چونکہ منصوص نہیں ہے ،اس لیے اگر واقعۃً یہ بات ثابت ہوچکی ہے کہ عورت کے مثانے سے جوف کی طرف کوئی چیز نہیں جاسکتی ،تو عورت کی شرمگاہ میں کوئی مائع چیز داخل کرنے سے روزہ فاسد نہ ہوگا۔ چنانچہ مجمع الفقہ الاسلامی نے بھی مرد اور عورت کی شرمگاہ میں منفذ الی الجوف میں کوئی فرق نہیں کیا اور دونوں میں عدمِ فسادِ صوم کا موقف اختیار کیا ہے۔ مجلۃ مجمع الفقہ الاسلامی میں ہے:

''قرر ما يلي:أولاً: الأمور الآتية لا تعتبر من المفطرات:ما يدخل الإحليل - أي مجرى البول الظاهر للذكر والأنثى - من قثطرة (أنبوب دقيق) أو منظار، أو مادة ظليلة على الأشعة، أو دواء، أو محلول لغسل المثانة.''(36)

مندرجہ ذیل متفق علیہ مسائل ہیں ان میں سب سے پہلے آنے والے وہ امور ہیں جنہیں مفطرِ صوم نہیں شمار کیا جاتا۔ وہ چیز جو مرد و عورت کے پیشاب کے راستہ میں داخل کی جائے جیسے باریک نالی، نلکی، گاڑھا مادہ، دوا یا مثانہ کو دھونے کیلئے کوئی محلول۔

جدید طبی تحقیق کی روشنی میں مثانے سے جوف کی طرف کوئی منفذ نہیں ہے ۔گردوں سے مثانے میں پیشاب آکر جمع ہوتا ہے ،لیکن مثانے سے باہر نہیں نکل سکتا ۔چنانچہ ڈاکٹر نجیب الحق لکھتے ہیں:

ایک اہم بات یہ بھی یاد رہے کہ مثانے،حالب یا گردے سے کوئی راستہ پیٹ، جوف معدہ، بڑی آنت یا چھوٹی آنت کی طرف نہیں ہوتا اور اس بات کا کوئی امکان نہیں کہ نائزہ یا مثانے میں داخل ہونی والی کوئی بھی ٹھوس یا مائع چیز کسی طرح بھی پیٹ یا معدے میں داخل ہو جائے۔اس لحاظ سے یہ نظام مردوں اور عورتوں میں یکساں ہے۔''[37]

راجح قول: قدیم فقہاءکے درمیان مرد کے ذکر میں دوائی ڈالنے سے فسادِروزہ میں اگرچہ اختلاف ہے، لیکن عورت کی اندام نِہانی میں دوا وغیرہ ڈالنے میں روزے کے فاسد ہونے پر تمام فقہاء کا اتفاق ہے۔لیکن ان کی عبارات میں غور کیا جائے تو فسادِصوم کی بنیاد شےواصل کا جوفِ معتبر تک پہنچنا ہے۔لیکن اب جدید طبی تحقیقات کی روشنی میں مثانہ اور معدہ کے درمیان کافی فاصلہ ہےاور دونوں کا آپس میں کوئی تعلق نہیں ہے،مثانہ کی دیواریں واٹرپروف ہوتی ہیں اور یہ خاص قسم کے پٹھوں سے بنی ہوتی ہیں،جس سے پیشاب نائزہ کے ذریعے بدن سے خارج تو ہوسکتا ہے لیکن کسی صورت میں ایک قطرہ بھی پیٹ یا معدے میں نہ تو داخل ہوسکتا ہے اور نہ ہی نفوذ کرسکتاہے، معدہ میں پانی کے دخول کی کوئی صورت ممکن نہیں ہے کیونکہ کوئی راستہ ہی نہیں ہے اورنفوذ کو روکنے کے لئےاس میں مکمل اور انتہائی مئوثر استعداد ہوتی ہے۔یہی صورت مثانے میں باہر سے دوا داخل کرنے کی بھی ہے ،کیونکہ مثانے اور معدے کے درمیان کوئی منفذ موجود نہیں۔ایسے ہی اندام نِہانی کا بھی پیٹ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں،البتہ رحم کے دونوں طرف نالی ہوتی ہے،جس کا ایک سرا رحم اور دوسراجوف شکم میں نکلتا ہے،یہ نالیاں عام طور پر بند ہوتی ہیں۔،کوئی گیس یا مائع چیز ان میں سے پیٹ تک نہیں پہنچ سکتی۔ [38]

لہٰذا اس جدید تحقیق کی روشنی میں جہاں اندام نِہانی ، رحم ،نائزہ اور مثانے سے معدے کی طرف جب دواء پہنچنے کا بلکل کوئی احتمال ہی نہیں تو فسادِصوم کا حکم بھی نہیں لگایا جا سکتا۔اس لئے راقم کی رائے کے مطابق اندام نِہانی ، رحم ،نائزہ اور مثانے میں دواء ڈالنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

مقعد میں دوا وغیرہ ڈالنے سے روزے کاحکم:

روزے کی حالت میں مقعد میں دوا یا کوئی مائع چیز ڈالنے سے ائمہ اربعہ کے ہاں روزہ فاسد ہوجاتا ہے۔ چنانچہ مشہور حنفی فقہیہ علامہ ابن عابدین لکھتے ہیں:

یفسد کما لو ادخل خشبۃ فی دبرہ وغیبھا[39]۔

''یہ روزے کو فاسد کردے گا جیساکہ اگرلکڑی دبر میں داخل کردے اور اسے دبر میں چھپا دے (یعنی پوری لکڑی اندر چلی جائے)تو روزہ فاسد ہو جائے گا۔'' نیزفتاوی ھندیہ میں ہے:

"ولوادخل اصبعہ فی استہ اوالمراۃ فی فرجھا لایفسدوھو المختار الا اذاکانت مبتلۃبالماءاو الدھن فحینئذیفسد لوصول الماء او الدھن۔''[40]

''اگر انگلی داخل کی اپنی دبر میں یاعورت نے اپنی فرج میں تو مختار قول کے مطابق روزہ فاسد نہیں ہو گامگر یہ کہ انگلی پانی یا تیل سے ترہو،تو اس وقت روزہ فاسد ہو جائے گاپانی یا تیل کے اندر پہنچ جانے کی وجہ سے۔''

امام مالکؒ فرماتے ہیں:

''قال مالکؒ وان احتقن بشیئ یصل الی جوفہ فاری علیہ القضاء،قال ابن القاسم :وقال اشھب مثل ما قال ابن القاسم فی الحقنۃ و الکحل وصب الدھن فی الاذن ولأستعاط" [41]۔

امام مالکؒ نے فرمایا اگر کسی چیز سے حقنہ کرےاور وہ جو ف تک پہنچ جائے تو میری رائے میں اس پر قضا ہے۔ ابن قاسمؒ نے فرمایا کہ حقنہ،سرمہ،کان میں تیل ڈالنے اور ناک میں دواء ڈالنے کے بارے میں اشہب نے بھی ابنِ قاسم کی طرح کہا ہے۔

علامہ برہان الدین محمود بن احمدؒ فرماتے ہیں:

''وإذا احتقن يفسد صومه، وإذا استنجى، وبالغ حتى وصل الماء إلى موضع الحقنة يفسد صومه، قال الفقيه أبو بكر البلخي: إنما يفسد الصوم على قول أبي يوسف: إذا وصل إلى الجوف، أما إذا كان في القصبة بعد لا يفسد، وهكذا ذكر في «المنتقى» : وروى الحسن بن زياد عن أبي حنيفة: أن الصب في الإحليل بمنزلة الحقنة يفسد الصوم إذا أوصل في الجوف.''[42]

''اور اگر حقنہ کیا تو روزہ فاسد ہو جائے گا۔اور اگر استنجا کیا اور استنجا کرنے میں مبالغہ کیا یہاں تک کہ پانی موضع حقنہ تک پہنچ گیا تو بھی روزہ فاسد ہو جائے گا۔ فقیہ ابو بکر بلخی نے فرمایا کہ امام ابو یوسفؒ کے قول کے مطابق روزہ تب فاسد ہوگا جب پانی جوف تک پہنچ جائے، اور اگر آنت کے خم تک پہنچے تو فاسد نہیں ہوگا۔ منتقیٰ میں اسی طرح ذکر کیا گیا ہے۔اور حسن بن زیاد نے امام ابو حنیفہؒ سے روایت نقل کی ہے کہ پیشاب کی نالی میں ٹپکانا حقنہ کی طرح ہے اس سے روزہ تب فاسد ہو گا جب وہ جوف تک پہنچ جائے۔ ''

مذکورہ عبارات سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ فقہا ء کے ہاں یہاں بھی فسادِ صوم کامدار شئے واصل کا جوف تک پہنچنا ہی ہے۔

جب کہ جدید طبی تحقیق کی روشنی ماہرین طب یہ کہتے ہیں کہ مقعد میں کوئی چیز ڈالنے سےوہ جوف معتبر حلق ،معدہ اورآنتوں تک نہیں پہنچتی۔

" یہ بات واضح ہےکہ مقعد اور معدے کے درمیان چھوٹی اور بڑی آنت ہے جس کی لمبائی کئی فٹ ہے۔گوکہ اس لحاظ سے تو ان دونوں کے مابین ایک نالی (چھوٹی بڑی آنت) موجود ہےلیکن عملاً ایسا کوئی ذریعہ یا طریقہ نہیں ہے کہ مقعد(دبر) سے کوئی چیزمعدے میں پہنچ جائے"(43)

راجح قول: میری ناقص رائے کے مطابق اگر مقعد میں کوئی دواء مقعد کی حد تک استعمال کی جائے، جس کامقصدمعدہ یا آنتوں تک پہنچانا نہ ہو، اور ایسے طریقے سے استعمال کی جائے کہ گمانِ غالب یہی ہو کہ معدہ اور آنتوں تک نہیں پہنچی ، تو اس سے روزہ فاسد نہیں ہو گا ۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ فقہاء کی فسادِ صوم والی عبارات میں اگر غور کیا جائے تو اکثر حضرات نےجوف تک پہنچنےکی قید لگائی ہے جس کا مفہوم ِمخالف یہ ہے کہ اگر نہ پہنچے تو روزہ فاسد نہیں ہو گا۔اور جدید سائنس اس کی تصدیق کر رہی ہے کہ مقعد سے معدے میں کوئی چیز نہیں پہنچتی، لہٰذا اسی کا اعتبار کر کے عدم ِفسادِصوم کا حکم لگایا جائے گا۔ لیکن یہاں یہ بات ذہن میں رہنی چاہیے کہ تمام فقہاء کے نزدیک معدے کی طرح آنتیں بھی جو ف معتبر ہیں، لہٰذا عدم ِفساد کا حکم تب ہی ہو گا جب دواءمقعد سے آنتوں تک نہ پہنچے۔

حاصل بحث:

اس بات میں تمام ائمہ کا اتفاق ہے کہ صالحِ بدن، چیز کے جوف میں جانے سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے۔ البتہ جوفِ معتبر کی تشریح میں اختلاف ہے، احناف و مالکیہ کے ہاں جوفِ معتبر معدہ حلق اور آنتیں ہیں۔ اور باقی اجواف سے اگر مذکورہ تین اجواف کی طرف کوئی راستہ ہو تو ان کو بھی جوف شمار کیا جائے گا۔شوافع کے نزدیک انسانی جسم میں موجود ہر خلاء جوف ِمعتبر ہے اور حنابلہ سے تعیینِ جو ف کے سلسلے میں مختلف اقوال منقول ہیں، جن میں سےبعض حنفیہ اور مالکیہ کے مذہب کے مطابق ہیں اور بعض شوافع کی موافقت کرتے ہیں ۔ مذاہب اربعہ اس بات پر متفق ہیں کہ :روزہ اس وقت تک نہیں ٹوٹے گا جب تک روزہ توڑنے والی کوئی چیزمعتبر منفذ کے ذریعے جوف تک نہ پہنچ جائے ،اگرجوف تک نہ پہنچے یا غیر معتبر منفذ کے ذریعے پہنچے تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔منافذ کی کل تعداد گیارہ ہے (۱)منہ (۲)ناک (۳)کان(۴)آنکھ(۵)ذکر(۶)فرج (۷)مقعد(۸)سرکے مسام(۹)سرکا زخم (۱۰)بدن کا زخم(۱۱)معدہ کے اوپر یا نیچےسوراخ۔ان میں سے پہلے چار یعنی منہ ،ناک ،کان اور دبرکے بارے میں مذاہبِ اربعہ کا اتفاق ہے کہ وہ معتبر منافذ ہیں۔لہٰذا اگر ان کے ذریعے سے کوئی چیز معتبر جوف تک پہنچ جائے تو قدیم فقہاءکے نزدیک بالاتفاق روزہ ٹوٹ جائے گا۔ ان میں پہلا منفذ معتاد ہےبقیہ غیر معتاد ہیں۔دوسرا منفذ ناک ہے جو نصِ صریح سے ثابت ہے۔

کان کو قدیم علماء منفذ شمار کرتے تھے مگر جدید فقہاء کے نزدیک کان میں دوا ڈالنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا اور یہی راجح ہے۔آنکھ میں دوا وغیرہ ڈالنا احناف و شوافع کے ہاں غیر مفسدِ صوم اور حنابلہ اور مالکیہ کے ہاں مفسدِ صوم ہے بشرطیکہ آنکھ میں ڈالی ہوئی چیز کا ذائقہ حلق میں محسوس ہو، راجح مسلک احناف وشوافع کا ہے۔ دورانِ روزہ انہیلر وغیرہ کے استعمال سے متعلق جدیدفقہاء کی دونوں قسم کی آراء موجود ہیں البتہ راجح قول مجوزین کا معلوم ہوتا ہے۔ نائزہ میں دوا یا تیل وغیرہ ڈالنے کو طرفین غیر مفسدِ صوم اور امام ابویوسفؒ مفسدِ صوم قرار دیتے ہیں ،لیکن جدید تحقیق کے مطابق عدمِ فساد کا قول راجح ہے، البتہ عورت کی شرمگاہ میں کوئی چیز ڈالنا بالاجماع مفسدِ صوم ہے،لیکن جدید طبی تحقیق کی روشنی میں مرد اورعورت دونوں کےمثانے میں کوئی فرق نہیں ہے ، لہٰذا عورت کی شرمگاہ میں بھی کوئی چیز ڈالنا غیر مفسدِ صوم ہے۔مقعد میں دوا وغیرہ ڈالنا ائمہ اربعہ کے نزدیک مفسدِ صوم ہے، البتہ اگر وہ دوا آنت تک نہ پہنچے اور صرف مقعد کی حد تک رہے تو غیر مفسد ہوگی۔

نتائج بحث:

مذکورہ بحث سے مندرجہ ذیل نتائج سامنے آتے ہیں۔

- کھانا پینا اور جماع کرنا نصِ قرآنی کی وجہ سے تمام علماء کے نزدیک مفطرِ صوم ہے۔
- ناک میں دوا ڈالنا یا پانی اس انداز سے چڑھانا کہ حلق میں اتر جائے مفسدِ صوم ہے۔
- کان میں دوا وغیرہ ڈالنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا مگر یہ کہ کان کا پردہ پھٹا ہوا ہو۔
- آنکھ میں سرمہ یا دوا ڈالنا غیر مفسدِ صوم ہے، البتہ بلا ضرورتِ شدیدہ دوا ڈالنےمیں احتیاط کرنی چاہیے۔
- مریض کیلئے دورانِ روزہ انہیلر کا استعمال جائز ہے۔
- ذکر یا فرج میں دوا ڈالنا مفسدِ صوم نہیں ہے۔
- مقعد میں ڈالی گئی دوا اگر صرف مقعد کی حد تک رہے تو غیر مفسدِ صوم ہوگی اور اگر تجاوز کر کے آنت تک پہنچ جائے تو مفسدِ صوم ہو گی۔ البتہ اس میں کافی احتیاط کی ضرورت ہے۔

حواشی و حوالہ جات

1 ابو داؤد،سلیمان بن اشعث، السنن،کتاب الصوم ،باب الصائم یحتجم،رقم الحدیث،2367۔
2 البقرہ2: 187
3 فیروز آبادی، محمد بن یعقوب،القاموس لمحیط، بیروت ،موسسۃ الرسالۃ،ج1،ص1031۔
4 دیکھیے: ابن نجیم ،زین الدین بن ابراہیم ، البحرالرائق ،دارلکتب الاسلامی ،بیروت ،س ن ،ج2،ص 279؛ کاسانی، علاءالدین ،بدائع الصنائع ،بیروت،دارالکتاب العربی ،1982،ج2ص 93؛ سحنون، عبدالسلام بن سعید، المدونۃ الکبری،ج1،ص197؛الخرشی،محمد بن عبداللہ،شرح مختصر خلیل،بیروت،دارلفکر،ج2،ص249۔
5 الشربینی،محمد بن احمد الخطیب، مغنی المحتاج الی معرفۃمعانی الفاظ المنهاج، بیروت، دارالفکر،ج1،ص428؛ الغمراوی،محمدالزہری، السراج الوہاج علی متن المنهاج،بیروت،دارالمعرفۃ،ج1،ص138۔
6 ابن قدامہ، عبداللہ بن احمد المقدسی، المغنی فی فقہ الامام ،دار احیاء التراث العربی،بیروت، 1405،،ج3،ص16؛ المرادوی،علی بن سلیمان،الانصاف فی معرفۃالراجح من الخلاف،دار احیاء التراث العربی،بیروت، ج3،ص299۔
7 سرخسی، محمد بن احمد،شمس الائمہ، المبسوط ،دارالمعرفۃ،بیروت،1414ھ،ج3،ص68۔
8 ابو داود، سلیمان بن اشعث، السنن، کتاب الصوم،باب الصائم یصب علیہ الماء۔رقم الحدیث:2366۔
ابن نجیم ،زین الدین بن ابراہیم ، البحرالرائق ،دارلکتب الاسلامی ،بیروت ،س ن ،،ج2،ص200-9
10 ابو داود، سلیمان بن اشعث، السنن، کتاب الصوم،باب الصائم یصب علیہ الماء۔رقم الحدیث:2366۔
11 دیکھیے کاسانی ،بدائع الصنائع،ج2،ص93؛القیروانی،خلف بن ابی قاسم، تہذیب المدونۃ، ج1،ص132؛النووی،یحیی بن شرف الدین،المجموع شرح المهذب،ج6،ص322؛ابن قدامہ،عبداللہ بن المقدسی،الکافی فی فقہ الام احمد بن حنبل،ج3،ص352۔

12 دیکھیے، امروہوی ،سیدنجم الحسن ،مفتی، مفطرات صوم قرآن و حدیث کی روشنی میں ،شعبہ نشرواشاعت دارالعلوم یاسین القرآن۔کراچی،2019، ص236-239
13 مجلہ مجمع الفقہ الاسلامي،مطبعۃ مجع لفقہ الاسلامی،1418ھ ،جدہ ،ج10،ص،٨٣
14 نجیب الحق ،ڈاکٹر،علم تشریح الابدان ، العلم پبلیکیشنر،پیشاور،2018ء،ص 174-177
15 مجلہ مجمع الفقہ الاسلامي،ج10،ص 647
16 ایضا،ص 40
17 سحنون، عبدالسلام بن سعید،المدونۃ الکبرٰی، ج1،ص229؛ کاسانی ،بدائع الصنائع،،ج2،ص 93۔
18 بیہقی، ابو بکر، احمد بن حسین ،السنن الکبری ، کتاب الصوم، باب الصائم یکتحل، رقم الحدیث:8258
19 ابو داود، سلیمان بن اشعث، السنن، کتاب الصوم،باب الصائم یصب علیہ الماء ،رقم الحدیث:2378
20 سنن ابی داؤد، کتاب الصوم، باب فی الکحل عند النوم، رقم: ٢٣٧٧
21 سلامی، محمد المختار الشیخ، بحث المفطرات، مجلۃ مجمع الفقہ الاسلامی ، مطبعۃ مجع الفقہ الاسلامی ،جدہ، 1418، ج١٠، ص ٤١٨۔
22 ابن قدامۃ، عبداللہ بن احمد ،المغني، دار احیاء التراث العربی،بیروت، 1405،ج3،ص 121
23 بیہقی، ابو بکر، احمد بن حسین ،السنن الکبری ، کتاب الصوم، باب الصائم یکتحل، رقم: ٨٥١٥، ج٤، ص ٢٦٢۔
24 ترمذی، ابو عیسیٰ ، محمد بن عیسی،الجامع الصحیح سنن الترمذی، دار احیاء التراث العربی بیروت، کتاب الصوم، باب الکحل للصائم، رقم الحدیث:٧٢٦، ج٣، ص،١٠٥۔
25 نووی، ابو زکریا، یحییٰ بن شرف ،المجموع شرح المہذب،دارلفکر،بیروت،س ن، ج۶، ص٣۴٩۔
26 بیہقی ،السنن الکبری ، کتاب الصوم، باب الصائم یکتحل، رقم الحدیث: ٨٥١٧، ج٤، ص ٢٦٢۔
27 ابو داؤد، سلیمان بن اشعث، سنن ابی داؤد، کتاب الصوم، باب فی الکحل عند النوم، رقم: ٢٣٧٧،
28 شرف الحق،محمدبن اشرف،عون المعبود شرح سنن ابي داؤد،دارلکتب العلمیۃ ،بیروت،1415ھ ،ج 4،ص218۔
29 بیہقی ،السنن الکبری ، کتاب الصوم ،باب الافطاربالطعام وبغیر الطعام، رقم: 8512
30 دیکھیے، امروہوی ،سیدنجم الحسن ،مفتی مفطرات صوم قرآن و حدیث کی روشنی میں ،شعبہ نشرواشاعت دارالعلوم یاسین القرآن،کراچی،2019، ص255-258
31 المبسوط، ج 3،ص 67۔
32 ابن عابدین ،محمد امین بن عمر ،رد المحتار علی الدرالمختار دارلفکر،بیروت 1412ھ،ج 2،ص 399
33 ابن نجیم ،البحرالرائق،ج 2،ص 301
34 بدائع الصنائع،ج2،ص 93
35 نجیب الحق ،ڈاکٹر،علم تشریح الابدان ، العلم پبلیکیشنر،پیشاور،2018ء، ص،145
36 مجلة مجمع الفقه الاسلامي،ج2،ص 453

37 نجیب الحق ،ڈاکٹر،علم تشریح الابدان ، العلم پبلیکیشنر،پیشاور،2018ء، ص،145
38 نجیب الحق ،ڈاکٹر،علم تشریح الابدان ، العلم پبلیکیشنر،پیشاور،2018ء،140-152
39 ابن عابدین ،محمد امین بن عمر ،رد المحتار علی الدرالمختار دارلفکر،بیروت 1412ھ،، ج2،ص397
40 فتاویٰ ھندیہ دارلفکر،بیروت،1310ھ'ج1ص204
41 سحنون، عبدالسلام بن سعید، المدونۃ الکبرٰی،ج1،ص269
42 برھان الدین ،محمود بن احمد،المحیط البرھانی فی فقہ النعمانی، بیروت ،دارلکتب العلمیۃ ج2،ص 383
43 علم تشریح الابدان ،ص132